منگل
19 ستمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 209 | منگل-22 ربیع الثانی-1416ھ' 19 تبوک 1374ھش' 19 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہاری طرف سے خدا کی طرف حرکت کرنا ضروری ہے

اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے یہ خام خیال ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے یہ سنت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتداء میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل "نتیجہ" ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کل دروازے بند کردے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہو گا خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہو گا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفس کی تین حالتیں ہیں۔ یا یہ کہو کہ نفس تین رنگ بدلتا ہے۔ بچپن کی حالت میں نفس زکیہ ہوتا ہے۔ یعنی بالکل سادہ ہوتا ہے۔ اس عمر کے طے کرنے کے بعد پھر نفس پر تین حالتیں آتی ہیں سب سے اول جو حالت ہوتی ہے اس کا نام نفسِ امّارہ ہے۔ اس حالت میں انسان کی تمام طبعی قوتیں جوش زن ہوتی ہیں اور اس کی ایسی مثال ہوتی ہے جیسے دریا کا سیلاب آجاوے اس وقت قریب ہے کہ غرق ہو جاوے۔ یہ جوش نفس ہر قسم کی بے اعتدالیوں کی طرف لے جاتا ہے۔

لیکن پھر اس پر ایک حالت اور بھی آجاتی ہے جس کا نام نفسِ لوّامہ ہے۔ اس کا نام لوّامہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ بدی پر ملامت کرتا ہے اور یہ حالت نفس کی روا نہیں رکھتی کہ انسان ہر قسم کی بے اعتدالیوں اور جوشوں کا شکار ہوتا چلا جاوے۔ جیسا کہ نفس امّارہ کی صورت میں تھا بلکہ نفسِ لوّامہ اسے بدیوں پر ملامت کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ نفس لوامہ کی حالت میں انسان بالکل گناہ سے پاک اور بری نہیں ہوتا مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ اس حالت میں انسان کی شیطان اور گناہ کے ساتھ ایک جنگ ہوتی رہتی ہے۔ کبھی شیطان غالب آجاتا ہے اور کبھی وہ غالب آجاتا ہے۔ مگر نفس لوامہ والا خدا تعالیٰ کے رحم کا مستحق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بدیوں کے خلاف اپنے نفس سے جنگ کرتا رہتا ہے اور آخر اسی کشمکش اور جنگ و جدل میں اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر دیتا ہے اور اسے وہ نفس کی حالت عطا ہوتی ہے جس کا نام مطمئنہ ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 147)

نظام جماعت کی حفاظت کرنے والوں کا اللہ محافظ ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جماعت کو جو ضرورت ہے وہ ضرورت اللہ نے پوری کرنی ہے اور نظام جماعت "سلام" میں داخل ہے۔ اگر نظام جماعت کا کوئی نمائندہ اس وجہ سے کسی شخص سے نظام کے خلاف رعایت کا سلوک کرتا ہے' سمجھتا ہے کہ اس کی ضرورت ہے' اس کے سامنے جھکنا چاہئے' وہ امیر ہے' وہ صاحب ثروت ہے' وہ سیاسی لحاظ سے تعلق والا ہے' اس لئے اس کے سامنے اگر نظام بعض باتوں سے آنکھیں بند کرلے اور اس کے فوائد پر نظر رکھتے ہوئے اس سے نرمی کا سلوک کرے تو یہ شرک ہے' یہ سلام کے مضمون کے خلاف ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

درخواست دعا

○ محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ دختر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تحریر فرماتی ہیں۔

میرے میاں مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب (سابق وکیل الدیوان) کو بروز بدھ مورخہ 13-ستمبر95ء کو انجائنا کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے روز حالت سنبھل گئی۔ مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بولنے کی سکت بھی بہت کم ہے۔

احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ سیدہ امتہ السلام طاہرہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب مبشر کارکن نظارت تعلیم بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی عبدالمالک صاحب سابق معلم اصلاح وارشاد مقامی دھیر کے کلاں ضلع گجرات جو مکرم حکیم غلام حسن صاحب سابق انچارج مرکزی لائبریری کے چھوٹے بھائی تھے اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی (رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے بھانجے تھے اور مکرم اقبال احمد غضنفر صاحب مربی سلسلہ کے ماموں تھے چند یوم بعارضہ فالج علیل رہ کر بعمر 85 سال 13- ستمبر 1995ء کو وفات پا گئے۔

آپ نے جوانی سے وفات تک کی عمر خدمت دین میں صرف کی پاکستان بننے کے بعد گجرات شہر منتقل ہو گئے۔ اور مکرم ملک عبدالرحمان صاحب خادم کے ساتھ کام کرتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد 1962ء تک گجرات میں ہی جماعتی کام سرانجام دیتے رہے۔ 1962ء کے آخر پر چک نمبر5 احمد آباد ضلع بدین میں منتقل ہو گئے۔ اور وہاں پر ایک لمبا عرصہ صدر جماعت اور سیکرٹری مال کے فرائض دیتے رہے۔ 86-1985ء میں مرکز میں آکر چند سال نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں بطور معلم کام کرتے رہے۔ یہاں سے فراغت کے بعد دھیر کے کلاں چلے گئے۔ وہاں پر درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

استقامت چاہو۔ اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

19- تبوک 1374 ہش — 19 - ستمبر 1995ء

درازئ عمر کے معنی

ہم زندگی کو عام طور پر سالوں سے ماپتے ہیں۔ کوئی کتنا عرصہ زندہ رہا۔ اس کا تعین سالوں سے کرتے ہیں۔ اور جب اپنے لئے یا کسی اور کے لئے لمبی زندگی کی دعا کرتے ہیں تو اس وقت بھی سالوں کی تعداد ہی ہمارے پیش نظر ہوتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دو باتوں کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ درازئ عمر کے کیا معنی ہیں اور دوسری بات یہ کہ درازئ عمر حاصل کس طرح ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ سو سو سال تک زندہ رہتے ہیں اور جونہی اس دنیا سے کوچ کرتے ہیں ان کا نام بھلا دیا جاتا ہے ان کا نام تو کوئی ہوتا ہی نہیں جو یاد رکھا جائے۔ اس لئے بغیر کسی کوشش کے انہیں بھلا دیا جاتا ہے۔ کبھی کسی نے اس بات کا بار بار تذکرہ نہیں کیا کہ فلاں شخص سو سال تک زندہ رہا۔ لیکن اس کے بالمقابل کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی عمران سے آدھی بھی نہیں ہوتی اور وہ اس جہان سے کوچ کر جاتے ہیں۔ لیکن لحہ لحہ انہیں یاد کیا جاتا ہے اور ان کا ذکر اس طرح سے کیا جاتا ہے کہ کاش دوسرے لوگ بھی ایسی ہی زندگی گزاریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مخلوق کی نفع رسانی کے کام کرتے ہیں اور جس کی نفع رسانی کی جائے گی۔ وہ اسے یاد کیوں نہیں رکھے گا۔ کسی کے کام کا جتنا زیادہ مفید اثر ہوتا ہے اتنا ہی اسے زیادہ یاد رکھا جاتا ہے۔ اور یاد رکھا جانا ہی دراصل زندگی ہے۔ مر کر اگر بھلا دیا جائے تو واقعی وہ شخص مر گیا۔ اور مر کر بھی لوگ یاد رکھیں تو سوائے اس کے کہ وجود اور عدم وجود کا فرق پڑ جاتا ہے۔ لیکن اس کی شخصیت میں فرق نہیں پڑتا۔ وہ اسی طرح زندہ رہتا ہے جس طرح اپنی اس دنیاوی زندگی میں زندہ رہا۔ ایسی مثالوں سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ جو لوگ شروع ہی سے نیکی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور ان کی نیک فطرت انہیں مخلوق کی نفع رسانی کے کام کرنے پر مائل کر دیتی ہے۔ ان کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ کبھی مرتے ہی نہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ مر کر وہ زندہ ہونے سے بھی زیادہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ لوگ ان کا نمونہ پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بہت بڑی بات ہے۔ پس زندگی اس بات کا نام نہیں کہ اسے سالوں کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے۔ زندگی نفع رسانی کے کاموں کا نام ہے۔ تھوڑی سی عمر میں اگر نفع رسانی کے زیادہ کام کئے ہیں تو انسان بہت زیادہ دیر تک زندہ رہے گا یعنی یاد رکھا جائے گا۔ اس کے کاموں کی تعریف ہو گی۔ اس کے کام کی طرح کے لوگ کام کرنا چاہیں گے۔ پس جب بھی ہم درازئ عمر کی دعا کرتے ہیں۔ اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے تو یہ بات ہمیشہ مدِ نظر رہنی چاہئے کہ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ زندگی فعال ہو اور ہو بھی نفع رسانی کی۔

جو آ رہے ہیں تعاقب میں ان سے کُھل کے کہو
سنبھل سنبھل کے چلو' ہم سے دُور دُور رہو
ہماری تیزئ رفتار ہے خدا کا فضل
تم اپنے اشکِ فراواں کے پانیوں میں بہو

O

بادشاہوں سے بھی تسکین ہوا دیتے ہیں
جو ہمیں دولتِ تسکین و رضا دیتے ہیں

آئیے چلتے ہیں آزارِ محبّت لے کر
لوگ کہتے ہیں' وہ ہر دکھ کی دوا دیتے ہیں

حُسن پر اپنے بہت ناز ہے جن لوگوں کو
ہم اُنہیں آپ کی تصویر دکھا دیتے ہیں

ہے جو شاہوں کی عدالت کا بہانہ اے دوست
جانے کیوں لوگ وُہ زنجیر ہلا دیتے ہیں

اُن سے جب مانگتے ہیں اپنی محبّت کا صِلہ
کس مُروّت سے وہ کہتے ہیں کہ' آ دیتے ہیں

کون کرتا ہے یہ الزام تراشی اُن پر
کب وہ ناکردہ گناہوں کی سزا دیتے ہیں

وجہِ آزار نہیں کوئی نوازش اُن کی
غم بھی دیتے ہیں تو اندوہ رُبا دیتے ہیں

لالہ و گل ہیں دہکتے ہوئے رُخسار ان کے
غنچے کِھل کر دہن و لب کا پتہ دیتے ہیں

جسم سے ان کے جو خُوشبو لئے پھرتی ہے صبا
کون ہیں جو اُنہیں پھُولوں میں بَسا دیتے ہیں

ہائے کیا ناوکِ مژگاں ہیں کہ جن کو عشّاق
عمر بھر کے لئے سینہ میں جگہ دیتے ہیں

آفتاب ابھرے ہے اُس شوخ کی پیشانی سے
اس کے گھر کا مہ و مریخ پتہ دیتے ہیں

ہے جنہیں قربِ الٰہی کی تمنّا محمود
نفسِ امّارہ کو سُولی پہ چڑھا دیتے ہیں

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الرشید جمیل

سیرت و سوانح

امتہ الرشید جمیل صاحبہ اپنی تصنیف سیرت و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں کہتی ہیں:۔

س۔ آنحضرت ﷺ کو ہجرت کے بارے میں کیا رؤیا دکھایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے کس طرح ہجرت کی۔

جواب۔ آپ ؐ کو بتایا گیا کہ آپ ؐ ایک دن ہجرت کریں گے۔ اور ساتھ ہی ہجرت کی جگہ بھی دکھائی گئی جو باغوں اور چشموں والی جگہ تھی۔ کیونکہ ابھی تک آپ ؐ پر اس کی وضاحت نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے آپ ؐ نے خیال کیا کہ یہ جگہ یمامہ یا حجر ہو سکتی ہے۔ جب یثرب کی طرف اسلام کا چرچا ہونے لگا تو تب آپ ؐ پر منکشف ہوا کہ ہجرت کی جگہ یثرب ہے نہ کہ یمامہ یا حجر جب آنحضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو آپ ؐ نے سب مہاجرین کو انصار کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ انصار کے معنی مددگار کے ہیں۔ کیونکہ مدینہ کے لوگوں نے آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کی مدد اور پناہ دینے کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔ اس لئے ان کو انصار کہتے تھے۔ انصار مدینہ نے نہایت گرمجوشی سے مہاجرین کا استقبال کیا اور اپنے حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان سے سلوک کیا۔

کفار مکہ نے دیکھا کہ سب مسلمان ہجرت کر گئے ہیں سوائے آنحضرت ﷺ کے' انہوں نے آپ ؐ کو قتل کرنے کے منصوبے بنانے شروع کئے' سب سے بڑھ کر ابو جہل نے مشورہ دیا کہ قریش کے ہر قبیلہ کے نمائندے کے ہاتھ میں ایک ایک تلوار دے دی جائے اور سب مل کر محمد ﷺ کو قتل کر دیں۔ ایسا کرنے سے ان کا خون سب قبائل قریش پر پھیل جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کو' حضرت جرائیل ؑ کے ذریعے کفار کی سازشوں سے مطلع کیا اور یثرب کی طرف ہجرت کی اجازت فرمائی۔ فرمایا کہ آنے والی رات مکہ میں نہ گزاریں اجازت ملنے پر آپ ؐ حضرت ابوبکرؓ کے گھر گئے اور فرمایا کہ اگر کوئی غیر شخص ہے تو اسے ذرا باہر بھیج دو۔ حضرت ابوبکرؓ نے بتایا کہ سب گھر کے ہی لوگ ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ اور آنے والی رات یہاں نہیں گزارنی۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا حضور ؐ مجھے اپنی رفاقت عطا فرمائیے۔ میرے ماں باپ آپ ؐ پر قربان۔ آپ ؐ کی رفاقت اور معیت کا آرزو مند ہوں۔ یعنی مجھے بھی ساتھ رکھئے گا آنحضرت ﷺ کے مدینہ ہجرت کے واقعہ سے سن ہجری کا آغاز ہوا۔ (حضرت عمرؓ کے ذریعے)

آنحضرت ﷺ اطلاع پا کر جب حضرت ابوبکرؓ کے گھر پہنچے تو دوپہر کا وقت تھا۔ اور گرمیوں کے دن تھے آپ ؐ نے اپنا سر کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ چلنے کی اجازت فرمائی حضرت ابوبکرؓ نے پہلے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی تھیں۔ لیکن آپ ؐ نے قیمتاً اونٹنی لینے پر رضامندی ظاہر کی۔ جسے حضرت ابوبکرؓ نے ناچار قبول فرمایا۔ آپ ؐ کی اونٹنی کا نام قصویٰ تھا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جلدی جلدی سامان تیار کیا۔ کھانا تیار کر کے ایک چمڑے کے برتن میں بند کیا۔ ان کی بہن اسماء نے اپنے نطاق (کمر سے باندھنے والا پٹہ) کے دو ٹکڑے کئے ایک ٹکڑا کھانے کے منہ پر باندھ دیا اور ایک پانی کے برتن پر۔ اس لئے ان کو ذوالنطاقین کہتے ہیں۔ آپ ؐ رات کی تاریکی میں جبکہ قریش آپ ؐ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ گھر سے نکلے لیکن نکلنے سے پہلے آپ ؐ نے اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو سلا دیا۔ آپ ؐ کے پاس کفار کی کچھ امانتیں تھیں جن کو لوٹانے کے لئے آپ ؐ نے حضرت علیؓ کو مکہ میں چھوڑا اور تاکید فرمائی کہ امانتیں واپس کئے بغیر مکہ کو نہ چھوڑنا۔

آپ ؐ نے گھر سے روانہ ہوتے وقت حضرت علیؓ کو تسلی دی کہ خدا کے فضل سے انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گا۔ اپنی سرخ رنگ کی چادر ان کو اوڑھا دی۔ صبح کے وقت کفار کو معلوم ہوا کہ آپ ؐ تو مکہ چھوڑ چکے ہیں ان لوگوں نے جب آپ ؐ کا پیچھا کیا اس وقت تک آپ ؐ غار ثور میں پہنچ چکے تھے۔ خدائی تدبیر سے غار کے منہ کے آگے مکڑی نے جالا بن دیا تھا۔ اور عین منہ کے سامنے درخت پر کبوتری نے گھونسلہ بنا لیا تھا۔ غار کے سامنے جا کر کفار کے سراغ رساں نے کہا کہ سراغ اس سے آگے نہیں جاتا اس لئے محمد ؐ یا تو یہیں کہیں چھپ گیا ہے یا آسمان پر چلا گیا ہے۔

قریش اس قدر قریب پہنچ گئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ کو ان کے پاؤں نظر آئے اور وہ گھبرا گئے۔ آپ ؐ نے فرمایا غم مت کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر فرمایا تم ان دو شخصوں کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ بھی کہا یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں تو میں اکیلی جان ہوں لیکن اگر خدانخواستہ آپ ؐ پر کوئی آنچ آئی تو گویا ساری امت مٹ جائے گی۔

آپ لوگ غار ثور میں تین راتیں ٹھہرے اس دوران حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بیٹے کو یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ وہ قریش کی حرکات پر نظر رکھے اور اس کی اطلاع روزانہ دے۔ اور خادم عامر بن فہیرہ کے سپرد دودھ پہنچانے کا کام لگایا تھا کہ وہ دن بھر وہاں بکریاں چرائیں اور رات کو دودھ پہنچائیں۔ تیسرے دن آپ صبح کے وقت بروز پیر غار ثور سے نکلے۔

ایک شخص عبداللہ بن فہیر کو اجرت پر رہنمائی کے لئے ساتھ لیا تھا۔ وہ ایک قابل اعتماد آدمی تھا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے پہلے سے اونٹنیاں اس کے سپرد کی ہوئی تھیں۔ اور سمجھا رکھا تھا کہ تیسری صبح کو اونٹنیاں لے کر غار ثور پہنچ جائے۔ وہ حسب وعدہ پہنچ گیا۔

مکہ چھوڑتے وقت آنحضرت ﷺ نے ایک نظر مکہ پر ڈالی اور فرمایا اے مکہ کی بستی تو مجھے سب جگہوں سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے اسی بات پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے اب یہ ضرور ہلاک ہوں گے۔ چنانچہ ابھی تک تعاقب کا خطرہ تھا۔ اس لئے آپ لوگ ساحل سمندر کی طرف سے روانہ ہوئے۔ برابر ایک رات اور دوسرے دن کا کچھ حصہ چلنے کے بعد دوپہر کے وقت گرمی میں تیزی آگئی تو ایک جگہ آپ لوگ ستانے کے لئے رک گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ جگہ صاف کی اور آپ ؐ ایک پتھر کے سائے تلے لیٹ گئے اور سو گئے۔ اس دوران ایک بکری والا چرواہا نظر آیا اس سے دودھ لیا اس میں تھوڑا سا پانی ملایا اور آپ ؐ کو پینے کے لئے پیش کیا۔ آٹھ روز کے سفر کے بعد رستہ میں مختلف جگہ پر ٹھہرتے ہوئے 12 ربیع الاول۔ 14 نبوی۔ 30 ستمبر 622ء کو مدینہ پہنچے۔

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

آں صیدِ تیرہ بخت کہ بندے بپائے اُوست
شپرّ مثال ، بُغضِ خُوری اختیار کرد

اس بدبخت شکار نے جس کے پیروں میں زنجیر پڑی ہے۔ چمگادڑ کی طرح سورج سے دشمنی اختیار کی ہے۔

فرعوں شُد ، و عنادِ کلیمے بدِل نشاند
یکسر خزاں شُد و گلہ ہا از بہار کرد

اس نے فرعون بن کر کلیم اللہ کی عداوت دل میں بٹھائی۔ سارے کا سارے خزاں بن گیا اور لگا موسم بہار کا گلہ کرنے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان اشعار میں ان لوگوں کی طرف اشارہ فرماتے ہیں جو ناحق راستی سے دور ہٹ کر حقائق کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور اپنے خیالات چاہے وہ کیسے ہی غلط کیوں نہ ہوں ان کی پیروی کرتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے پیروں میں اپنی خودی کی زنجیریں پڑی ہوتی ہیں۔ اور وہ اپنے علاوہ کسی کو کچھ نہیں سمجھتے۔ ان کی کیفیت ایک چمگادڑ کی طرح ہوتی ہے۔ جو سورج سے دشمنی کا اظہار کرتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے دشمنی کے جذبات کے نتیجہ میں فرعون بن جاتے ہیں اور کلیم کو برداشت نہیں کرتے۔ اپنے دل میں حضرت کلیم یعنی حضرت موسیٰ ؑ کی پذیرائی نہیں کرتے۔ گویا کہ خود تو وہ خزاں بن جاتے ہیں اور گلہ موسم بہار کا کرتے ہیں۔ اپنی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیا سے کیا ہو گئے ہیں۔ اور اپنی خامیوں اور کوتاہیوں اور معصیت کی وجہ سے اچھی چیزوں کو برا نام دینے لگتے ہیں۔ جیسے کسی باغ پر خزاں آگئی ہو اور بجائے اس کے کہ وہ اپنی خزاں کا خیال کرے وہ موسم بہار کا گلہ کرنے لگے کہ وہ اچھی نہیں ہے۔ موسم بہار کے پھولوں اور پودوں کی نشوونما اس کے دل میں کھٹکنے لگے۔ یہی کیفیت ان لوگوں کی ہو جاتی ہے جو حقائق سے روگردانی کرتے ہیں اور اپنی غلط باتوں کی زنجیر میں جکڑے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کی اپنی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور بند آنکھوں سے کوئی شخص دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن وہ سورج سے گلہ کرنے لگتے ہیں کہ اس میں روشنی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم حقائق کو سمجھ سکیں اور ہماری زندگی پر کبھی خزاں نہ آئے بلکہ ہم موسم بہار ہی میں اللہ تعالیٰ کی عنایات کے مزے لوٹتے رہیں۔

دعائے مستجاب

اپنے لئے خود دعا کریں حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔

(یہ بات الفضل 24 دسمبر 1948ء میں درج ہے)

جماعت کے دوستوں کو رسمی دعاؤں کے لئے کہنا چھوڑ دینا چاہئے۔ جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے کہ وہ اس کے لئے دعا کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی دعا کرے۔ اگر وہ مجھ کو دعا کے لئے کہتا ہے اور آپ دعا کے لئے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان- ایم ایس سی

تعلیم الاسلام کالج کی تاریخ کے چند اوراق

1931ء کی بات ہے کہ جب میں علی گڑھ سے ایم ایس سی کر کے فارغ ہوا تو ایک دن ہمارے چچا مولانا شوکت علی صاحب کا ایک تار والد صاحب کے نام آیا کہ محمد اسحاق کو (جو میرا چھوٹا بھائی تھا' بڑے اونچے قد کا اور بہت چست نوجوان تھا) کو حیدر آباد (دکن) فوراً بھیج دو۔ وہاں فوج میں بھرتی ہو رہی ہے۔ میں نے انتظام کر دیا ہے کہ اسے فوج میں بھرتی کر لیا جائے۔ مولانا شوکت علی اپنے زمانہ کے بڑے سیاسی لیڈر تھے اور ان کے تعلقات بڑے وسیع تھے ان سے اسحاق کے متعلق ذکر ہوتا رہتا تھا اسی بناء پر انہوں نے یہ تار ارسال کیا تھا۔ والد محترم کی مالی حالت ان دنوں بڑی سقیم تھی تاہم انہوں نے روپیہ قرض لے کر اسحاق کے حیدر آباد جانے کا انتظام کر دیا اور مجھ سے کہا کہ تم بھی ساتھ چلے جاؤ شاید تمہاری ملازمت کی بھی کوئی سبیل پیدا ہو جائے۔ جب ہم حیدر آباد پہنچے تو اسحاق ابتدائی سیلیکشن میں تو کامیاب رہے لیکن وہ اس وقت نویں جماعت میں پڑھتے تھے اور فائنل سیلیکشن کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک تھا اس لئے ان کو کہدیا گیا کہ آپ کے لئے ایک سال تک جگہ ریزرو رہے گی میٹرک کر کے آجائیں تو داخلہ مل جائے گا۔ اسحاق اس ناکامی سے بہت بددل ہوئے اور بنگال ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی۔ جب ہم حیدر آباد پہنچے تھے تو وہاں ایک بڑے متقی اور نہایت قابل قانون دان نواب اکبر یار جنگ ریاست میں ہوم سیکرٹری تھے اور حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب وہاں مربی تھے۔ نواب صاحب اور نیر صاحب کی کوشش سے بغیر کسی باضابطہ درخواست کے محض فون پر بات ہوئی اور اگلے دن ہی مدرسہ عالیہ میں بحیثیت سائنس ٹیچر 110 روپے ماہوار پر میرا تقرر ہو گیا۔ مدرسہ عالیہ نظام کالج کا ہائی سکول سیکشن تھا اور اس کی پوزیشن ریاست میں ایسی تھی جو ایچیسن کالج کو لاہور میں تھی۔ وہاں صرف اعلیٰ سول ملٹری افسروں اور بڑے بڑے جاگیرداروں کے بچے پڑھتے تھے اور محدود تعداد میں داخلہ ہوتا تھا۔ میں اس سکول میں متواتر 16 سال تک کام کرتا رہا اور بالآخر اچھی گزیٹڈ پوسٹ پر پہنچ گیا۔ اس ادارہ میں ریاست کے چھوٹے شہزادے بھی پڑھتے تھے۔ پھر فیصلہ ہوا کہ شہزادوں کے لئے گھر پر ہی اتالیق مقرر کر کے تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ جو اتالیق مقرر ہوئے ان میں میرا نام بھی شامل تھا۔ شاہانہ تنخواہیں اور الاؤنس مقرر ہوئے۔ میں نے ابھی بطور اتالیق کام شروع نہیں کیا تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے پرائیویٹ سیکرٹری کا ایک کارڈ موصول ہوا جس میں تحریر تھا کہ "تعلیم الاسلام کالج میں اب ڈگری کلاسز شروع ہو گئی ہیں آپ فوراً آکر کالج کے سٹاف میں شامل ہو جائیں۔ یہ برکت کے دن ہیں پھر نہیں رہیں گے۔" اس آخری جملہ نے مجھ پر بجلی کا سا اثر کیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو حضرت صاحب کے اس ارشاد کی فوراً تعمیل کروں گا۔ جس وقت مجھے یہ خط ملا اس وقت پاکستان معرض وجود میں آچکا تھا لیکن وہاں جانے کے بظاہر کوئی سامان موجود نہ تھے۔ خوش قسمتی سے حضرت صاحب کا خط ملنے کے دو ر روز بعد ہی میرے ایک عزیز سیٹھ محمد اعظم صاحب کے مکان پر ایک احمدی کیپٹن آخری ملاقات کے لئے آگئے۔ اور باتوں باتوں میں حضرت صاحب کے خط کا ذکر ہوا تو احمدی کیپٹن نے کہا کہ میں ایک صورت بتلاتا ہوں اگر آپ پسند کریں تو اس پر عمل کر دیکھیں۔ میں نے جب کہا کہ مجھے ہر شرط منظور ہے تو اس نے کہا کل ہی کچھ پاکستانی یونٹ سکندر آباد سے بذریعہ ٹرین اور پھر بمبئی سے کراچی تک بحری جہاز کے ذریعہ روانہ ہوں گے۔ میں بحیثیت کیپٹن اس بات کا مجاز ہوں کہ بالا افسروں سے اجازت لئے بغیر اپنا بیرا (Bearer) یا چپراسی مقرر کر لوں آپ اس کے لئے تیار ہوں تو کل ہی بیگ لے کر فوج کے ساتھ روانہ ہو جائیں۔ اب یہاں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کی تعمیل کے لئے خدائی نصرت کے سامان شروع ہو گئے۔ میں فوجی یونٹوں میں واحد شخص تھا جو عام سادہ لباس میں ملبوس تھا۔ سارے سفر میں مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں جا رہے ہو۔ جب کراچی پہنچے تو وہاں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے کرنل مرزا داؤد احمد صاحب آفیسر کمانڈنگ موجود تھے۔ انہیں ملاقات سے حیرت اور خوشی بھی ہوئی۔ خوشی اس وجہ سے کہ ایک دینی ضرورت کے لئے سفر اختیار کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ کچھ فوج سانگلہ ہل کی طرف جا رہی ہے آپ اس کے ساتھ روانہ ہو جائیں۔ وہاں سے لاہور کا ٹکٹ لے کر اپنے آنے کی رپورٹ کریں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ان دنوں حضرت امام جماعت الثانی رتن باغ میں قیام فرما تھے۔ ملاقاتیں تو بند تھیں لیکن حضرت صاحب پانچوں وقت عبادات کے لئے تشریف لاتے اور لمبے لمبے سجدے کرتے۔ اس دوران آپ پر اس قدر رقت طاری ہو جاتی کہ ساتھ عبادت کرنے والے بھی آپ کے رونے اور گریہ وزاری کی آواز سنتے تھے۔ ان دنوں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کالج کے پرنسپل تھے۔ اس وقت ایف سی (F.C) کالج شہر سے ذرا دور تھا۔ اس کالج کے سٹاف میں زیادہ تر ہندو تھے جو تقسیم ملک کے وقت وہاں سے جا چکے تھے اور ایک خلا پیدا ہو گیا تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے ایف سی کالج والوں سے یہ معاہدہ کروالیا کہ ہمارے کالج کا سٹاف ان کے کالج میں بلامعاوضہ ایک سال پڑھائے گا اور اس کے عوض ہمارے کالج کے طلبہ بلا معاوضہ ان کی لیبارٹری میں پریکٹیکل کریں گے۔ اس پر فوری عمل شروع ہو گیا اور تعلیم الاسلام کالج کے دوبارہ اجراء کا اعلان کر دیا گیا۔ پہلے دن صرف چھ طالب علم داخل ہوئے پھر رفتہ رفتہ تعداد بڑھ گئی۔ ایف سی کالج کے قریب ہی ایک سکھ ڈاکٹر کی کوٹھی تھی جو خالی پڑی تھی۔ وہی کوٹھی ہمارے کالج اور ہوسٹل کے طور پر استعمال ہونے لگی۔ اسی اثناء میں ہمیں ڈی اے وی (D.A.V) کالج کی عمارت الاٹ ہو گئی جہاں ہندو پناہ گزینوں نے سارا سامان' میزیں' دروازے' روشن دان تک جلا ڈالے تھے۔ جماعت نے کثیر رقم خرچ کر کے اس کو قابل استعمال بنا لیا۔ اس وقت لیبارٹری میں برنز جلانے کے لئے ایک دقیانوسی طریقہ استعمال ہوتا تھا۔ پرنسپل صاحب کو معلوم ہوا کہ جرمنی میں پٹرول سے گیس آسانی سے تیار ہو سکتی ہے تو حضرت صاحب نے دو یونٹ کا آرڈر دے دیا۔ جب اطلاع ملی کہ وہ یونٹ کراچی پہنچ گئے ہیں تو حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ کراچی جاؤ اور خود اپنی نگرانی میں ان کو لے کر ربوہ آؤ۔ چنانچہ میں کراچی پہنچا اور یونٹ وصول کر لئے۔ تب اتفاق سے شدید بارشوں کی وجہ سے سارے پاکستانی دریاؤں میں سیلاب آگیا اور قریباً دس بارہ روز ٹرینوں کی آمد و رفت بند رہی۔ جب معلوم ہوا کہ سرگودھا تک ٹرینیں چلنے لگی ہیں تو میں نے سوچا وہاں تک تو سامان لے جایا جائے وہاں سے بس کے ذریعہ لے جائیں گے۔ مگر جو رقم مجھے سفر کے لئے ملی تھی وہ کراچی کے طویل قیام میں ختم ہو گئی۔ اس وقت میرے چھوٹے بھائی مولانا عبدالمالک خان صاحب کراچی میں مربی تھے۔ لیکن مجھے شرم محسوس ہوتی تھی کہ ان سے سفر خرچ کے لئے کچھ بات کروں۔ خدا کے خاص فضل کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ ایک شخص کو معلوم ہوا کہ میں ربوہ جانے والا ہوں تو اس نے مجھے سو روپے دیئے کہ یہ رقم میرے بچے کو جو ربوہ ہائی سکول میں پڑھتا ہے دے دینا یہ غیبی امداد میرے بڑے کام آئی۔ میں نے پٹرول گیس کے ڈبے جو اندازاً چھ فٹ لمبے' ڈھائی فٹ چوڑے اور ڈھائی فٹ اونچے تھے سرگودھا تک بک کروائے۔ جب سرگودھا پہنچا اور سٹیشن سے ان کو شہر میں لے جانے لگا تو چونگی والوں نے ٹیکس مانگا اور کہا جب آپ سرگودھا سے باہر آگے جانے لگیں گے تو وہاں چونگی والے آپ کو ٹیکس کی رقم واپس کر دیں گے اور کوئی دقت نہ ہوگی۔ خیر وہ سو روپے کی رقم میرے بڑے کام آئی اور میں نے ٹیکس ادا کر دیا۔ جب سرگودھا سے آگے جانے کا وقت آیا تو بس والا دوڑ کر چونگی کے دفتر میں گیا اور چونگی کی رقم مانگی۔ انہوں نے کہا کہ رقم اصل مالک کو دی جائے گی تمہیں نہیں۔ بس والے نے مجھ سے کہا کہ آپ جا کر لے لیں مگر جلدی واپس آئیں آپ کی خاطر بس کے سارے مسافروں کو تکلیف میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ خیر جب میں رقم لے کر آیا تو بس والا بس لے کر جا چکا تھا۔ تب میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور میں سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا کروں۔ ابھی یہ خیال ہی دل میں آیا تھا کہ میں نے ایک موٹر والے کو سرگودھا کی طرف جاتے دیکھا۔ میں نے اشارے سے اسے رکوایا اور اپنی مشکل کی تفصیل بیان کی۔ اس نے مجھے موٹر میں بٹھایا اور بس کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ بس تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ اس کا پٹرول ختم ہو گیا اور وہ ٹھہرنے پر مجبور ہوا۔ موٹر والے نے اسے بہت ڈانٹا ڈپٹا اور پھر چلا گیا۔ جب بس ربوہ پہنچی تو بس والے کو پھر شرارت سوجھی اور کہنے لگا اپنا سامان فوراً اتارو ورنہ میں چلتا بنوں گا۔ بس رات کے وقت ربوہ پہنچی۔ اس وقت ربوہ چھوٹی سی جگہ تھی۔ بس کے اڈے پر نہ کوئی آدم نہ آدمزاد۔ وہاں مزدور کہاں تھے جو ڈبے اترواتے۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ تین گڈے والے سڑک پر جا رہے تھے۔ گڈوں میں بھس بھرا ہوا تھا۔ میں دوڑ کر ان کے پاس گیا اور ان کی منہ مانگی رقم ادا کر کے وہیں سڑک پر ڈبے اتروائے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ یہ داستان میں نے پرنسپل صاحب یا اور کسی سے آج تک بیان نہیں کی مگر اب بیان کرنے میں مضائقہ نہیں۔ اس سارے سفر کے دوران خدائی نصرت کے جو سامان میں نے دیکھے وہ میرے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے آج بھی حضرت امام جماعت الثانی کے وہ الفاظ کہ "یہ برکت کے دن ہیں پھر نہیں رہیں گے" میرے کانوں میں گونجتے محسوس ہوتے ہیں اور ان میں ایک بڑی صداقت کا اظہار ہوا ہے۔

کالج کے سلسلہ میں ایک دو اور باتیں بھی قابل ذکر ہیں۔ ایک دفعہ میں حیدر آباد دکن سے مجلس مشاورت میں شرکت کے لئے نمائندہ بن کر آیا تو کسی بات کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت الثانی کے منہ سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا کہ پروفیسر حبیب اللہ خان یہاں آئے ہوئے ہیں حالانکہ میں اس وقت حیدر آباد میں سکول ٹیچر تھا۔ میرے بعض عزیزوں نے اس اجلاس کے بعد مجھے مبارکباد دی کہ آپ کا پروفیسر ہو جانا مقدر ہو چکا ہے۔ بظاہر تو اس کا کوئی امکان نہیں تھا کیونکہ پروفیسر کا گریڈ ملنے کے لئے دو شرائط مقرر تھیں۔ اول یہ کہ کالج میں دس سالہ تدریس کا تجربہ ہو دوم یہ کہ کوئی تحقیقی مقالہ لکھا ہو یا کوئی کتاب تصنیف کی ہو۔ پروفیسر بننے کا سامان اس طرح پیدا ہوا کہ مجھے اپنے لڑکے کلیم اللہ کی طرف سے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیلی سروس نائیجریا 13- ستمبر1948ء

ہماری تاریخ

MONDAY SEPTEMBER 13, 1948

Those Who Ridicule Pakistan Also Mock The Whole Muslim World

By N. M. Naseem Saifi B. A.

Let everybody who ridicules Pakistan, openly or impliedly, know that very unscrupulously he is offending the whole Muslim World - a very bold step which he will have to regret at no distant date.

Let everybody who calls Mr Jinnah - the Founder of the biggest Muslim State - names realise that very unwisely he is spitting at the moon; the spit will fall on his own face.

Those who are shouting unity at the height of their voice ought to realise that the Muslim confidence and moral support of the Muslims in Nigeria.

But why do I feel the necessity of saying all this?

Because very ignorantly (I will not say maliciously, at this stage) a section of the people in Nigeria have for some time been ridiculing Pakistan and Mr Jinnah. For some time now it has been the habit with some of the people here to pride in forming anti-Pakistanism groups and calling the opponents Pakistanists meaning thereby that those opponents are separatists.

session of Benares in 1905 the proportion of Muslim delegates fell to 17 out of 756. With these figures in view could any body say that the Congress represented the whole country?

To understand the possibility or otherwise of the Muslims joining the Congress I quote the Earl or Ronaldshay. He says, "That the gulf which separates the Mohammadans from the Hindus is a wide one becomes apparent from the moment that one begins to understand the nature of the social systems which are the pro-

نائیجریا کے اخبار ڈیلی سروس کے ۱۳- ستمبر ۱۹۴۸ء کے شمارے میں ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان تھا- جو لوگ پاکستان کا مذاق اڑاتے ہیں- وہ اسلامی دنیا میں کا مذاق اڑانے کے بھی مرتکب ہوتے ہیں-

مضمون میں پاکستان کے لئے کی گئی جدوجہد اور پاکستان کے قیام کی تفصیلات دی گئی تھیں- اور اس بات کو صاف طور پر واضح کیا گیا تھا- کہ یہ محض کسی ملک کی تقسیم کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ ایک ملک میں دو قوموں کے بسنے سے جو اس ملک کو مشکلات پیش آرہی تھیں- خاص طور پر ان میں سے ایک حصے کو یعنی مسلمانوں کو- اس کی وجہ سے انہوں نے پاکستان کا مطالبہ کیا تھا- نائیجریا کے عوام الناس کو بعض لوگ یہ بتا کر بہکاتے تھے کہ جس طرح ہندوستان تقسیم ہو گیا ہے- اسی طرح نائیجریا کو بھی بعض لوگ تقسیم کروانا چاہتے ہیں- چنانچہ اسی کے پیش نظر وہ پاکستان لفظ اور پاکستان ملک کی مخالفت کرتے تھے- اس سلسلے میں پہلے بھی بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ احمدیہ جماعت کی طرف سے جو مضامین لکھے گئے یا دوسرے لوگوں نے پاکستان کے متعلق جو مضامین لکھے یا اخبارات نے ادارئے لکھے وہ سب جمع کر کے ایک کتاب ترتیب دی گئی تھی- جس کا نام ہے In Defence of Pakistan "ان ڈیفنس پاکستان" ایک اخبار کے ادارئے کا بھی عنوان تھا-

بقیہ صفحہ 3

کافی وقت نہیں نکالتا- تو اللہ تعالیٰ دوسرے کے دل میں بھی دعا کے لئے تحریک نہیں کرتا- یہ روحانی چیز ہے- بعض لوگ مجھے دس دس رقعے لکھ دیتے ہیں- رقعے سنبھال کر تو نہیں رکھے جاتے- میری عادت ہے کہ رقعہ پڑھتے وقت دعا کرتا جاتا ہوں لیکن میرا تجربہ ہے کہ بعض دفعہ کسی کی طرف سے ایک ہی خط آتا ہے تو اس کے لئے دعا اس زور سے نکلتی ہے کہ وہ قبولیت کا موجب بن جاتی ہے- حالانکہ مجھے اس کا علم بھی نہیں ہوتا اور نہ وہ میرا جانا بوجھا ہوتا ہے- وہ رقعہ مختصر اور سادہ ہوتا ہے مگر اسے پڑھ کر ایک بجلی سی پیدا ہوتی ہے اور اتنے زور کے ساتھ دعا نکلتی ہے کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ اس کا کام ہو گیا- لیکن بعض کے بیس بیس رقعے آتے ہیں- بے شک ان کے لئے بھی دعا نکلتی ہے اور ان کے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں لیکن اس کے پیچھے وہ بجلی نہیں ہوتی کیونکہ اس کا لکھنے والا دعا کا قائل نہیں ہوتا- یونہی رسمی طور پر دعا کے لئے لکھ دیتا ہے- اس کے ماں باپ احمدی ہوتے ہیں یا دوست احمدی ہوتے ہیں وہ دعا کے قائل ہوتے ہیں وہ اسے کہتے ہیں تم ان سے بھی دعا کے لئے کہہ دو- وہ لکھ دیتا ہے- لیکن بوجہ اخلاص اور جوش کے نہ ہونے کے دعا کرنے والے کے اندر ویسی تحریک پیدا نہیں ہوتی- اگر دعا کروانے والے کے دل میں اخلاص اور جوش پایا جاتا ہو وہ دعا کی اہمیت کو سمجھتا ہو- اور پھر وہ کسی کے پاس جاتا ہے اور دعا کے لئے کہتا ہے تو قدرتی طور پر اس کے اندر دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے- لیکن اس کے اندر خود جوش اور اخلاص نہ ہو اسے دعا کی قبولیت پر یقین نہ ہو تو وہ اپنی جدوجہد اور کوشش پر توکل کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا کیونکہ دعا جوش- اخلاص- اور یقین کے بغیر قبول نہیں ہوا کرتی- غرض اپنے کاموں کے علاوہ ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا جس حد تک ہماری طاقت تھی ہم نے کوشش کی اب تو ہی اس کام کو پورا کر دے- کیونکہ یہ کام اب ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے-

تم پہلے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرو- اگر تم دعا کرتے رہو تو مجھے کسی خطبہ کی ضرورت ہی نہیں- اگر تمہارے اندر کمزوریاں اور خامیاں ہیں اور تم دعا کرتے ہو کہ خدایا تو ان کمزوریوں اور خامیوں کو دور کر دے تو تمہاری دعا ہی ان کو دور کر دے گی- اگر تم (عبادت) میں کمزور ہو اور تم دعا کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ اس کمزوری کو دور کر دے اور تمہارے اندر اس کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری اس کمزوری کو دور کر دے گا- اور تم خود ہی (عبادت) میں پابندی اختیار کرو گے- بہرحال اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت ہی آئے گی جب تم خود بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرو گے- اگر تمہارے اندر جوش اور اخلاص ہے اور پھر تم دعا کرتے ہو تو تم کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ کامیابی تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی- پس ضرورت اس بات کی ہے تم اپنے اندر جوش اور اخلاص اور یقین پیدا کرو-

میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں خصوصاً نوجوانوں کو کہ وہ اپنے اندر دعا کی عادت پیدا کریں- پرانے لوگوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں ان کے لئے) کا زمانہ دیکھا ہے- اور ان کے اندر دعا کرنے کی عادت پائی جاتی ہے- اب نوجوانوں کو بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے- خدا تعالیٰ کے سامنے رونے اور گریہ وزاری کرنے اور فریاد کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے- اگر وہ پورے اخلاص یقین اور پورے جوش کے ساتھ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی- جو ان کی حالت کو بھی درست کر دے گی اور کامیابی کے رستے بھی ان کے لئے کھول دے گی-

بقیہ صفحہ 4

وقتاً فوقتاً سائنسی رسالے پہنچتے تھے ان کی روشنی میں میں نے اردو زبان میں پہلی مستند کتاب "خلا کی تسخیر" کے موضوع پر لکھی- یہ آٹھ سو صفحات کی کتاب بڑی مقبول ہوئی اور سب کالجوں میں بطور پرائز بک کے دی جانے لگی- میں نے ایک کتاب محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبل لاری ایٹ کو بھی بھجوائی- انہوں نے بہت تعریف کی تو انجمن نے مجھے پروفیسر کا گریڈ دے دیا-

دوسری بات ایک لطیفہ کا رنگ رکھتی ہے- ایک روز سٹاف میٹنگ میں میرے منہ سے بے اختیاری طور پر یہ جملہ نکل گیا کہ کالج میں آپ کا ہونا نہ ہونا برابر ہے- اس وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کالج کے پرنسپل تھے- آپ نے میری طرف گھور کر دیکھا گویا اس ریمارک کی وضاحت چاہتے ہیں آپ کالج کے پرنسپل ہونے کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے بھی صدر تھے اور وہاں کے مسائل کی رہنمائی بھی آپ کے فرائض میں شامل تھی- میں نے اپنے ریمارک کی وضاحت کے سلسلہ میں عرض کیا کہ ہم لوگوں کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ آپ کب کالج میں آتے ہیں اور کب چلے جاتے ہیں- جب آپ نہیں ہوتے اس وقت بھی کالج کے اساتذہ پوری لگن اور تندہی سے کام کرتے رہتے ہیں- حضرت صاحب یہ جواب سن کر مسکرائے اور خاموش ہو گئے-

تیسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ میں کالج میں کم و بیش پندرہ بیس سال کنٹرولر آف اگزامینشن (ناظم امتحانات) رہا- اساتذہ سے بروقت سوال کے پرچے لینا' ان کو ٹائپ کرا کر سائیکلوسٹائل کرنا اور ڈیٹ شیٹ کے مطابق ہر کمرہ میں مطلوبہ مضامین کے پرچے مطلوبہ تعداد میں بند کرنا میرے فرائض میں شامل تھا- پھر جب نتائج موصول ہو جاتے تو ان کو ایک چارٹ کی صورت میں ریکارڈ کر کے پرنسپل صاحب کی خدمت میں پیش کرنا- چارٹ میں ہر کلاس کے طالب علم کا نتیجہ جو دو سالہ امتحانوں میں تیار ہوتا وہ درج ہوتا تھا- جب فائنل پروموشن کا وقت آتا تو یہ عاجز پرنسپل صاحب کے ساتھ بیٹھ کر یہ فیصلہ کرتے کہ کس کو پاس اور کس کو فیل قرار دیا جائے- اگر 5'7 نمبروں سے کسی طالب کا علم نتیجہ بہتر ہو سکتا تھا تو وہ بلا کسی کی سفارش کے دیئے جاتے تھے اور اس طرح کسی کے ساتھ بے انصافی کا امکان نہیں رہتا تھا ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک طالب علم نے اپنے دوستوں کے اکسانے پر ہائی کورٹ میں یہ رٹ کر دی کہ مجھ سے کم نمبر والے پاس کر دیئے گئے اور مجھے فیل کر دیا گیا ہے- تب عدالت نے پرنسپل صاحب کو اور مجھے تمام ریکارڈ کے ساتھ پیش ہونے کا نوٹس دے دیا- میں تو اصالتاً حاضر ہوا لیکن پرنسپل صاحب کی طرف سے مکرم چوہدری اسد اللہ خان بطور وکیل پیش ہوئے- عدالت نے ہمارے چارٹ دیکھے تو بہت حیران ہوئے کہ ایسے چارٹوں کا طریقہ تو کسی کالج میں استعمال نہیں ہوتا- ایک سرسری نگاہ چارٹوں پر ڈالی تو سمجھ گئے کہ یہ بوگس کیس ہے اور دس منٹ میں اسے خارج کر دیا-

ایک اچھی بات

جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نچلے آسمان کی طرف ہر رات اترتا ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں- کون مجھ کو بلاتا ہے کہ میں اس کی پکار کا جواب دوں- کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں- کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخشوں- اسی طرح اللہ تعالیٰ مزید فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے-

گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے- اور خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کروشیا اور بوسنین افواج کی پیش قدمی

بوسنیا میں کروشیا اور بوسنیا کی مسلمان افواج کی پیش قدمی جاری ہے۔ بوسنیا کی افواج نے سربوں کے ایک اور قصبے پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس سے پہلے بوسنیا کی افواج دو اہم علاقوں پر قبضے کرچکی ہیں۔

بوسنیا کے شمال مغرب میں بوسنین افواج نے سربوں کے خلاف کارروائی کی۔ سرائیوو ریڈیو نے بتایا ہے کہ بوسنیا کی مسلمان افواج پیش قدمی کرتے ہوئے کروشیا کی افواج سے جا ملی ہیں۔ اور اس طرح سے اب بوسنیا کی مغربی سرحد محفوظ ہو گئی ہے۔ بوسنین افواج نے اب سربوں کے جس قصبے پر قبضہ کیا ہے اس کا نام برزنسکی ہے یہ قبضہ بوسنیا کی افواج کی ففتھ کور نے کیا ہے۔ بڑی تعداد میں سرب شہری فرار ہو کر بانجالوکا کی طرف جا رہے ہیں لیکن سربوں کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ وہ اتنی بڑی تعداد میں متاثرین کو پناہ نہیں دے سکتے۔

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ ہال بروک نے بوسنیا کے مسئلے کے حل کے لئے نئی سفارتی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ پہلے قدم کے طور پر وہ بلغراد گئے جہاں انہوں نے سربیا کے صدر میلوسووک سے ملاقات کی اور امن کے قیام کے لئے حل طلب کئی امور پر بات چیت کی۔

اگرچہ سربوں نے سرائیوو کے اردگرد سے بھاری ہتھیار ہٹانے شروع کر دیئے ہیں لیکن اقوام متحدہ کے ذرائع ابھی تک ان کی کارروائی سے مطمئن نہیں ہوئے۔ یاد رہے کہ نیٹو نے دھمکی دے رکھی ہے کہ اگر سرائیوو کے اردگرد سے ۲۰ کلو میٹر دور تک کے حفاظتی زون سے سربوں نے بھاری ہتھیار نہ ہٹائے تو وہ دوبارہ بمباری شروع کر دیں گے۔ اس وقت نیٹو نے 72 گھنٹوں کے لئے بمباری روکی ہوئی ہے۔

سربوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ کے ساتھ سمجھوتے کے بعد سرائیوو کا محاصرہ ختم کردیا ہے۔ سربوں نے صحافیوں کے ایک گروہ کو بھاری ہتھیار ہٹائے جانے کی کارروائی دکھائی۔

اقوام متحدہ نے سرائیوو کے اردگرد 20 کلو میٹر کے علاقے کو حفاظتی زون قرار دیا تھا مگر سربوں نے مسلسل تین سال سے اقوام متحدہ کے اس فیصلے کی خلاف ورزی جاری رکھی ہوئی ہے۔

پانچ ماہ کے بعد پہلی بار ایک طیارہ سرائیوو کے ہوائی اڈے پر اترا۔ بوسنین سربوں نے اس ہوائی اڈے کو گھیرا ہوا تھا اور یہاں پر وہ کسی طیارے کو اترنے نہیں دیتے تھے۔ جو بھی طیارہ یہاں اترنا چاہتا سرب کہتے کہ ہم اس کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لیتے۔ سرائیوو کا ائرپورٹ کئی بار عارضی طور پر کھلا مگر بالآخر سربوں کی مداخلت سے اسے بند کر دینا پڑا۔

سرائیوو میں کئی ماہ بعد سکول بھی کھل گئے ہیں۔ اب سرائیوو کا محاصرہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ عرصہ تین سال تک جاری رہنے والے اس محاصرے نے بوسنین لوگوں کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دی تھی۔ اب زمینی راستوں سے امداد کے قافلے سرائیوو پہنچنے لگے ہیں۔ اس سے قبل سرب کسی امدادی قافلے کو آنے نہیں دیتے تھے۔ اور کئی بار انہوں نے امدادی قافلوں پر حملے کئے تھے۔

امریکی ایلچی مسٹر رچرڈ ہال بروک بلغراد کے بعد سرائیوو آئیں گے اور بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ سے ملاقات کر کے دیگر حل طلب مسائل پر گفتگو کریں گے۔ تاکہ بوسنیا میں قیام امن کو مستقل شکل دی جائے اور سربوں کی جارحیت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے۔

○○○

یاسر عرفات پیریز

بات چیت

فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات اور اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز کے درمیان ہیبرون کے قصبے کو فلسطینی خود مختاری کے دائرے میں داخل کرنے کے لئے بات چیت ایک بار پھر شروع ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے یہ بات چیت کئی بار تعطل کا شکار ہو چکی ہے۔

ہیبرون کی آبادی ایک لاکھ فلسطینیوں پر مشتمل ہے اور ان کے درمیان چار سو یہودی آباد ہیں جن کی حفاظت کے لئے اسرائیلی فوج متعین ہے۔ فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ اس قصبے کو فلسطینیوں کی عملداری میں دینے کے بعد اسرائیلی فوج یہاں سے رخصت ہو جائے۔ مگر اسرائیل اپنے یہودیوں کو بے یار و مددگار اور فلسطینیوں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ اور فلسطینی اپنے خود مختار علاقے میں اسرائیلی فوج کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ اس سے قبل اس قصبے میں فلسطینیوں اور اسرائیلی افواج کے درمیان تشدد کے واقعات ہو چکے ہیں۔

فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر خارجہ 21۔ ستمبر تک اس علاقے کے بارے میں سمجھوتہ چاہتے ہیں۔ لیکن دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف رائے کا میدان خاصا وسیع ہے۔

○○○

افریقہ میں قحط

افریقہ کے جنوبی ممالک میں پھر سے قحط پڑ گیا ہے۔ زمبیا میں سکول کے بچے خوراک کی تلاش میں سکول چھوڑ گئے ہیں۔ جبکہ زمبابوے میں جنگلی جانور شدید گرمی سے مرنے لگے ہیں۔

زمبیا کے دیہاتوں میں مساؤ نامی درخت کا پھل اب واحد خوراک باقی رہ گیا ہے۔ کیونکہ ابھی تک وہاں کوئی امداد نہیں پہنچی۔ زمبیا کے دارالحکومت لوساکا کے جنوب میں واقع شہر لوسٹیو کے ایک سکول ٹیچر نے بتایا کہ کئی بچے محض اس لئے سکول چھوڑ گئے ہیں تاکہ وہ مساؤ نامی درخت کو تلاش کر کے کھانے کا بندوبست کر سکیں۔ دیگر کئی بچوں کو ان کے والدین نے گھریلو جانور فروخت کرنے کے لئے مختلف قصبوں میں بھیج دیا ہے۔ بعض بچے اپنے گھریلو جانور لے کر سڑکوں پر کھڑے ہوئے ہیں کہ کوئی خریدار ان جانوروں کو خرید کر انہیں رقم دے جس سے وہ خوراک خرید سکیں۔

جنوبی افریقن ڈویلپمنٹ کمیونٹی نے خوراک کے بارے میں اپنے تازہ ترین تجزیے میں بتایا ہے کہ ان علاقوں میں چاول کی پیداوار 81% کم ہو گئی ہے جبکہ گندم کی پیداوار 33% کم ہو چکی ہے۔ اس تجزیے میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی زمبیا کی دیہاتی آبادی اکتوبر تک خوراک سے بالکل محروم ہو جائے گی۔

ایک مزدور کسان لیڈر نے بتایا ہے کہ میں اپنے شہر میں قید ہو کر رہ گیا ہوں۔ کیونکہ میں شمال کی طرف نہیں جا سکتا۔ وہاں صرف پانی ہے اور اس کے علاوہ میرے لئے کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اچھی زمینیں لوساکا کے زمینداروں نے خرید لی ہیں۔ اور ہمارے پاس جو زمین بچی ہے وہ پتھریلی یا ریتلی زمین ہے جس میں کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا۔

1958ء میں اس لیڈر کو اور 30 ہزار مزید باٹونگا زبان بولنے والوں کو دریائے زمبیزی کے کنارے سے زبردستی نکال دیا گیا تھا۔ اس وقت کی وفاقی حکومت جو رہوڈیشیا اور نیاسالینڈ پر مشتمل تھی' (جو آج کل زمبیا' زمبابوے اور ملاوی ہیں) اس حکومت کو جھیل کیریبا کی تعمیر کے لئے زمین درکار تھی۔ یہ جھیل دنیا بھر میں انسانی ہاتھوں سے بنائی ہوئی سب سے بڑی جھیل شمار ہوتی ہے۔

اس وقت سے اب تک اس جھیل کے دونوں طرف بسنے والے باٹونگا بولنے والے شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ پہلے کیریبا سیلاب آئے اور پھر اس علاقے کے پرانے دشمن قحط نے ان پر حملہ کر دیا۔

یہ سلسلہ 1970ء کی دہائی کے آخر میں شروع ہوا۔ لیکن 1990ء میں صورت حال بد سے بدتر ہو گئی۔ اس سال بہت کم بارش ہوئی اور مقامی لوگوں کے پالتو جانور مرنے لگے۔ صورت حال خراب تر ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک فیملی نے بتایا کہ ان کے پاس جمع شدہ خوراک فروری میں ختم ہو گئی۔ پھر ان کے مویشی مرنے لگے اور اب ان کو خطرہ ہے کہ ان کے بچے اس مصیبت کا اگلا نوالہ ہوں گے۔

اس علاقے میں مساؤ درخت کا پھل ہی واحد خوراک رہ گیا ہے۔ جو یہ لوگ صبح بھی کھاتے اور دوپہر کو بھی اور رات کو بھی۔ پھر اس پھل کو دے کر یہ لوساکا کے تاجروں سے مکئی حاصل کر لیتے ہیں۔

○○○

الفاران بھارت

بات چیت

مغربی ممالک امریکہ اور برطانیہ اور فرانس کے چار سیاحوں کو اغوا کرنے والی تنظیم الفاران اور بھارتی حکومت کے درمیان بات چیت میں کسی قدر پیش رفت ہوئی ہے۔ بھارتی حکومت نے بتایا ہے کہ اغوا شدہ سیاحوں کی حالت تسلی بخش ہے۔ مگر ان کی رہائی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ متعلقہ بھارتی افسر نے بتایا کہ وہ اس بات چیت سے مطمئن ہیں اور ان کو یقین ہے کہ وہ اغوا شدہ سیاحوں کو رہا کرا لیں گے تاہم اس ضمن میں وہ کوئی تاریخ نہیں دے سکتے۔ بھارتی افسر نے پھر اس الزام کو دوہرایا کہ الفاران یہ سب کام پاکستان کے اشارے پر کر رہے ہیں۔

○○○

مصر کی مسلم برادرہڈ

مصر کی مسلم برادرہڈ نے گذشتہ روز کہا کہ صدر حسنی مبارک نے جو 50۔ افراد (مسلم برادرہڈ کے اراکین) کے متعلق کہا ہے کہ ان کے مقدمات فوجی عدالتوں میں چلائے جائیں گے۔ یہ دراصل پارلیمنٹ کے انتخابات کے سلسلے میں اعلان کیا گیا ہے۔ یہ حکم نامہ گذشتہ ہفتے جاری کیا گیا تھا اور مسلم برادرہڈ والے کہتے ہیں کہ اس کا فائدہ حسنی مبارک کی بجائے مسلم برادرہڈ کو ہو گا کیونکہ مخالف لوگ اس کو انسانی حقوق کی پامالی سمجھتے ہوئے اس کی مذمت کریں گے۔

○○○

ماہنامہ خالد کا

ملک سیف الرحمان نمبر

ماہنامہ خالد ربوہ کا ستمبر و اکتوبر 1995ء کا شمارہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کی سیرۃ و سوانح پر مشتمل ہو گا اور ستمبر کے آخری ہفتے میں مجالس خدام الاحمدیہ کے ذریعہ خریداران تک پہنچے گا۔ خریداران اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 22- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس الحدیث-(اردو)
4-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی بیت بازی
فیصل آباد بمقابلہ کھاریاں
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر 21 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ
الرابع
6-40 نظم
6-45 گلدستہ
7-45 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

ہفتہ 23- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس الحدیث (انگریزی)
4-00 بوسنیا ڈیسک- بوسنین کی حضرت صاحب
سے ملاقات- بیت الرشید ہمبرگ
جرمنی -31 مئی 1995ء
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 چلڈرنز کارنر- بچوں کی مکرم عطاء المجیب
صاحب راشد امام بیت الفضل لندن
سے گفتگو
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹی وی ورائٹی-
پروگرام از جرمنی
7-40 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اتوار 24- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس الحدیث- بمع انگریزی ترجمہ
4-00 یوروفائل- اے لیٹر فرام لندن
از امیر صاحب برطانیہ
4-30 احمدیہ ٹی وی ورائٹی
5-00 خبریں
5-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں
از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد
6-00 ملاقات
7-05 نظم
7-10 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
7-45 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

سوموار 25- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس ملفوظات
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر 22 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
سپین کا ایک دورہ
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس
دوبارہ ٹیلی کاسٹ- کلاس نمبر 27
7-00 نظم
7-05 دلبر میرا یہی ہے-
از مکرم چوہدری ہادی علی صاحب
7-30 احمدیہ ٹی وی ورائٹی-
پروگرام از جرمنی
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

منگل 26- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی ﷺ
4-00 طبی معاملات
از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر 22 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹی وی لائف سٹائل
کھانا پکانے کا پروگرام- المائدہ
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی سبق نمبر 26
دوبارہ ٹیلی کاسٹ
7-00 نظم
7-10 کینیڈا سپیکس
ہمارے دوستوں سے ملئے
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بدھ 27- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر 23 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل
کپڑے سینے کا پروگرام- پیرہن
6-00 کلام الٰہی کلاس- ترجمہ کلام الٰہی
کلاس نمبر 27
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹی وی ورائٹی- سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ، حضرت مفتی محمد صادق صاحب
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کو فل ٹائم فاؤنڈیشن کورس (سابقہ BAC کورس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

داخلہ کی اہلیت:۔

(1) درخواست دھندگان زیادہ سے زیادہ عمر (25 سال

(2) درخواست دھندگان نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان کم از کم سیکنڈ ڈویژن (45%) نمبر حاصل کئے ہوں۔

(3) جو طلبہ انٹرمیڈیٹ کے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

داخلہ کا طریق کار:۔

داخلہ کے لئے ایک Aptitude Test ہو گا۔ جو انگریزی Arithmetic اور جنرل نالج پر مشتمل ہو گا۔ Sample ٹیسٹ داخلہ فارم کے ساتھ مہیا کیا جائے گا۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری 12- اکتوبر 95ء ہے اور ٹیسٹ کی فیس۔/600 روپے ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ DAWN- 8-9-95 اور روزنامہ NATION 9-9-95 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ B.B.A ڈگری پروگرام

○ شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور (سندھ) نے B.B.A میں داخلہ کا اعلان کیا ہے

تعلیمی قابلیت:۔

(1) انٹرمیڈیٹ سائنس۔ آرٹس۔ کامرس کے ساتھ کرنے والے تمام طلبہ درخواست دینے کے اہل ہیں۔ (کم از کم 50 فی صد نمبر حاصل کئے ہوں۔)

داخلہ کا طریق کار:۔

داخلہ سے قبل ایک Aptitude ٹیسٹ ہو گا اور اس کے بعد انٹرویو۔

داخلہ فارم ڈپٹی رجسٹرار یونیورسٹی سے مورخہ 15- ستمبر تا 8- اکتوبر 95ء تک مل سکتے ہیں۔ 10- اکتوبر 95ء کو ٹیسٹ دینے والے طلبہ کی لسٹ آویزاں کردی جائے گی۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ DAWN مورخہ 95-9-10 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۱

جہاں تک قانون کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ قانون میں اگر کوئی شخص صرف نظر کرتے ہوئے اندرونی خطروں کے نتیجے میں جو اس کے دل میں کہیں نہ کہیں پنپ رہے ہیں اس ڈر سے کہ اس بڑے آدمی سے اگر نظام جماعت کا عام سلوک کیا گیا تو یہ منہ موڑ لے گا' اس کی اولاد چلی جائے گی' اس کا جتھہ ہاتھ سے جاتا رہے گا' جب کوئی شخص ایسی بات سوچتا ہے تو مشرک ہو جاتا ہے۔ اس کا حضرت ابراہیمؑ اور ابراہیمی سلام سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں رہتا۔ پس بعض دفعہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسے معاملات میں مَیں سختی کرتا ہوں حالانکہ میری طبیعت میں کوئی سختی نہیں ہے مگر میری مجبوریاں ہیں۔ میں اس بات پر مامور فرمایا گیا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کے تابع نظام جماعت کو رکھوں ورنہ یہ نظام تمام برکتوں سے محروم رہ جائے گا۔ اس لئے اس کے معاملے میں میرے دل میں کوئی رعایت نہیں ہے' کوئی خوف نہیں ہے۔

بارہا ایسا ہوا ہے کہ بعض بظاہر دنیا کے لحاظ سے بڑے آدمیوں نے غلطی کی ان کی اولادوں نے ایسی غلطی کی جن کے نتیجے میں ان کو سزا ملنی چاہئے تھی اور سفارشیں آئیں کہ یہ تو بڑے خاندان کے سربراہ لوگ ہیں' بہت امیر لوگ ہیں' بہت بااثر لوگ ہیں' ان سے اگر صرف نظر کیا جائے تو بہتر ہے نظام جماعت کے لئے بہتر ہے۔ ان کو میں نے لکھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس بات کے اہل ہی نہیں ہو کہ نظام جماعت کی ذمہ داریاں ادا کرو۔ جس وقت تم اس شرک میں مبتلا ہوئے کہ کچھ چوہدری اتنے بڑے ہیں' کچھ ٹھیکیدار اتنے بڑے بڑے ہیں' کچھ سیاست دان ایسے بڑے بڑے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ نرمی نہ کی گئی تو سارے علاقے میں احمدیت کو نقصان پہنچے گا اسی وقت تم نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا اور نظام جماعت کا جہاں تک تعلق ہے اس کی فکر خدا پر چھوڑو۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے کیسے' کہاں کہاں سے نظام جماعت پر فضل فرمانے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ نظام جماعت کو خطرے کہاں کہاں سے ہیں۔ اس کی خاطر اس کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرتے ہوئے اگر آپ نظام کی حرمت اور اس کے وقار کی حفاظت پر مستعد رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خود آپ کی بھی حفاظت فرمائے گا اور نظام جماعت کو ہر خطرے سے بچائے گا اور ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔

(از خطبہ 2 جون 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 18- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایم- کیو- ایم (الطاف گروپ) کے ساتھ مذاکرات میں حکومت کا صرف ایک نکاتی ایجنڈا ہے اور وہ یہ ہے کہ کراچی میں امن اور پائیدار امن قائم ہو- انہوں نے کہا کہ ہمارے کوئی اٹھارہ یا اکیس نکات نہیں- ایم کیو ایم کراچی میں امن کی گارنٹی دے دے اور ہم سے اپنے تمام جائز قانونی مطالبے پورے کرالے- انہوں نے مزید کہا کہ ہم کسی دھونس میں آئیں گے نہ کسی نکتے کو انا کا مسئلہ بنائیں گے-

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ پی-ڈی- ایف میں مفاہمت کی فضا برقرار رکھی جائے گی- اور اقتدار میں شامل بڑی حلیف جماعت پیپلزپارٹی کے ارکان اسمبلی کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کئے جائیں گے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ تمام ارکان اسمبلی کو مساوی ترقیاتی فنڈز کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی- انہوں نے کہا کہ میں صوبائی سیکرٹریوں کے اجلاس میں منتخب نمائندوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے عوامی مسائل اور شکایات کو حل کرنے کے احکامات جاری کروں گا- اور صوبے میں مثالی امن و امان کے قیام' مہنگائی پر کنٹرول اور بے روزگاری کی شدت میں کمی کے لئے اپنی ذمہ داریاں نبھاؤں گا- انہوں نے صوبے کی سڑکوں کی خستہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کی جنگی بنیادوں پر مرمت کی ہدایت بھی دی-

○ میاں منظور احمد وٹو کے پاس جونیجو لیگ کے آخری پانچ ارکان پنجاب اسمبلی میں سے تین ارکان ان کا ساتھ چھوڑ کر حامد ناصر چٹھہ سے جا ملے ہیں- ان ارکان میں سید خلیل الرحمان چشتی- جانسن مائیکل اور پیٹر گل شامل ہیں- جبکہ غلام عباس نسوآنہ بھی پیپلزپارٹی سے نکل کر دوبارہ جونیجو لیگ میں شامل ہو گئے ہیں-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے سیکرٹریوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے دور میں پابندی وقت کی خلاف ورزی 'کرپشن کے فروغ 'امن و امان میں خلل اور فائل ورک میں تاخیر ہرگز برداشت نہیں کروں گا- انہوں نے کہا کہ وہ افسروں کے روز روز کے تبادلوں پر یقین نہیں رکھتے- انہوں نے حکم دیا کہ میلہ مویشیاں نومبر 1995ء تک منعقد کیا جائے- بلدیاتی الیکشن کی تیاری کا کام شروع کیا جائے- انہوں نے کہا کہ میرا کوئی بیٹا یا رشتہ دار میرے دفتر میں نہیں آئے گا- میرے بیٹے کے کہنے پر کوئی کام نہ کیا جائے- انہوں نے مزید کہا کہ مجھے کسی سرکاری پروٹوکول کی ضرورت نہیں ہے- میرے گھر اور دفتر کے دروازے منتخب نمائندوں اور عوام کے لئے ہمہ وقت کھلے رہیں گے-

○ پاکستان مسلم لیگ (ج) کے صدر حامد ناصر چٹھہ اور گورنر پنجاب راجہ سروپ خان کی ایک ملاقات میں پنجاب کے معاملات اور موجودہ سیاسی صورت حال پر تفصیل سے تبادلہ خیال ہوا- مسلم لیگ (ج) کے ارکان اسمبلی کی پیپلزپارٹی میں شمولیت اور کابینہ کی تشکیل کے بارے میں بھی بات چیت ہوئی- چٹھہ اس ملاقات سے پہلے سارا دن اپنی جماعت کے ارکان اسمبلی اور رہنماؤں سے ملاقاتیں کرتے رہے-

○ حکومت نے نیوز پرنٹ کی درآمد پر کسٹمز ڈیوٹی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ سیلز ٹیکس بھی اب 12 فی صد ہو گا- خالد احمد کھرل وفاقی وزیر اطلاعات نے یہ بات ایک بیان میں کہی ہے- انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے مشکلات کے باوجود ڈیوٹی کے خاتمے اور ٹیکس میں کمی کا فیصلہ کر کے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے- اب اخباری صنعت کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے-

○ پنجاب کی کابینہ کی تشکیل کے سلسلے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا ہے- اور دونوں حلیف جماعتوں کے مابین کوئی اتفاق رائے نہیں ہو سکا- خیال کیا جاتا ہے کہ کابینہ کے ارکان کی تعداد بڑھا کر 30 یا 35 کرنے پر غور کیا جا رہا ہے-

○ تینوں مسلم لیگیوں کے اتحاد کے سلسلے میں اقبال احمد خان سیکرٹری جنرل جونیجو لیگ نے مسلم لیگ (ف) کے سربراہ پیر پگاڑا سے ملاقات کی اس ملاقات میں پیر صاحب پگاڑا اور حامد ناصر چٹھہ کے نام نواز شریف کا خط اور چٹھہ کے جوابی خط پر بھی غور و خوض کیا گیا-

○ تلہ گنگ سرگودھا روڈ پر سرگودھا سے 25 کلومیٹر دور ایک بارات لے جانے والی بس کھڈ میں جا گری جس سے 18 باراتی جاں بحق اور 16 زخمی ہو گئے- ایک پانچ سالہ بچہ اور ایک خاتون حیرت انگیز طور پر محفوظ رہے-

○ کراچی میں منی بس پل سے نیچے گر جانے سے بارہ افراد ہلاک اور سات زخمی ہو گئے- حادثہ پل پر تیز رفتاری کی وجہ سے پیش آیا- 7- افراد زخمی بھی ہوئے-

○ اقبال احمد خان سیکرٹری جنرل مسلم لیگ (ج) نے ایک خلیجی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ اپریل 1986ء میں بے نظیر بھٹو کی واپسی پر نواز شریف نے بے نظیر کو لاہور ایرپورٹ پر گرفتار کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جس پر محمد خان جونیجو کی ہدایات پر عمل نہ کیا جا سکا- انہوں نے بتایا کہ منظور وٹو کئی چہروں والے انسان ہیں- انہوں نے بے نظیر سے جتنے معاہدے کئے ایک پر بھی عمل نہیں کیا اسی لئے وہ وٹو کو کسی صورت میں برداشت کرنے کو تیار نہ ہوئیں-

○ اتوار کو کراچی میں پیپلزپارٹی کے مزدور لیڈر عثمان غنی سمیت 7- افراد کو قتل کر دیا گیا-

○ فیصل آباد میں کھیلے جانے والے دوسرے ٹیسٹ میں اپنی پہلی اننگز میں پاکستانی ٹیم 333 رنز پر آؤٹ ہو گئی سری لنکا نے دوسری اننگز میں دو وکٹوں پر 174 رنز بنا کر پاکستان کے لئے مشکل صورت حال پیدا کر دی ہے- وسیم اکرم بازو کی تکلیف کی وجہ سے باؤلنگ نہ کرا سکے اور سری لنکا کی ٹیم نے اس کا پورا فائدہ اٹھایا-

○ عالمی چیمپئن جان شیر خان نے پی- آئی- اے کا اوپن سکوائش ٹورنامنٹ جیت لیا- اس نے زرک جہاں خان کو فائنل میچ میں ہرا کر یہ اعزاز حاصل کیا-

○ میلسی میں سپاہ صحابہ کا زیر حراست کارکن ہلاک ہو گیا- میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے موت تشدد کے باعث ہونے کی تصدیق کر دی- اس پر پورا شہر سراپا احتجاج بن گیا- کاروباری مراکز بند رہے- طلبہ پی پی کارکنوں اور سپاہ صحابہ والوں نے احتجاجی جلوس نکالا-

○ قائد حزب اختلاف اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے اتحاد کے سلسلے میں مذاکراتی کمیٹی بہت جلد قائم کر دی جائے گی- اس سلسلے میں حامد ناصر چٹھہ کا خط حوصلہ افزاء ہے انہوں نے کہا کہ حکمران جماعت اپنی مقبولیت سے اچھی طرح آگاہ ہے- اسی لئے بلدیاتی الیکشن سے راہ فرار اختیار کر رہی ہے- حکمرانوں کی بدعنوانیوں اور ہوس اقتدار کی وجہ سے ملک سنگین مسائل کا شکار ہے-

○ قومی اسمبلی کے خوشاب سے تعلق رکھنے والے مسلم لیگ (ج) کے دو رہنماؤں سابق رکن قومی اسمبلی ملک غلام محمد ٹوانہ اور سابق وزیر اعلیٰ کے مشیر ملک خدا بخش ٹوانہ نے مسلم لیگ (ن) میں واپسی کا اعلان کیا ہے-

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے 17 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں اور 4 کو اغوا کر لیا ہے- بھارتی فوج نے ایک شہری کو شہید اور دس خواتین سمیت متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے-

تبدیلی دکان
رؤف بکڈپو کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر پہلے والی جگہ پر منتقل ہو گئی ہے

نئی عمارت- نیا عزم و عمل
ہیون ہاؤس پبلک سکول (دارالصدر غربی)
نرسری تا ششم- انگلش میڈیم
(داخلے جاری ہیں)
پرنسپل: پروفیسر راجا نصراللہ خان-
ایم اے انگلش' بی ایڈ
ڈپلومہ ان سپوکن انگلش (لنڈن)
اب آپ پورے اعتماد اور اطمینان کے ساتھ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت ہمارے سپرد کیجئے (فون نمبر 211039)

حسن نکھار مجربات!
روشن کاجل آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ قیمت 6/-
زرگل ہیئر آئل بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو تروتازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے- قیمت 20/-
حسن نکھار کریم کیل' مہاسے اور چھائیوں کا علاج- قیمت 10/-
حسن نکھار ابٹنہ چہرہ میں شگفتگی' نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے قیمت 12/-
سفوف سکاکائی بالوں کو لمبا' ملائم اور چمکدار بناتا ہے' مرض سکری و خشکی کو دور کرتا ہے- قیمت 12/-
ناصر دواخانہ- گولبازار' ربوہ
فون:- 212434- 211434 (04524)

اینٹی گیسٹر: معدہ میں جلن' درد' سوزش گیس' بدہضمی' کمی بھوک اور دائمی قبض- اور بجنل جرمن میڈیسنز فارمولا
چند خوراکوں میں سکون
مجاہد ہومیو کلینک رحمٰن کالونی ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید رجسٹرڈ
اولاد کا نہ ہونا- پیدا ہو کر فوت ہو جانا- نرینہ اولاد کی خواہش- اٹھرا- ورم و لیکوریا ایام کی بے قاعدگی- بچوں کا سوکھا- گرمی- گیس- شوگر- بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
سنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634